69749 ـ داڑھی کی حد اور گردن کے بال مونڈنے کا حکم

سوال

کیا مرد کان کی لو کے نیچے گردن پر اگنے والے بال مونڈ سکتا ہے، تا کہ داڑھی زیادہ ظاہر نہ ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللحية: یا داڑھی دونوں رخساروں اور تھوڑی پر اگنے والے بالوں کا کہتے ہیں.

ابن منظور رحمہ اللہ ـ ابن سید سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اللحية اسم جامع يجمع من الشعر ما نبت على الخدين و الذقن "

داڑھی اسم جامع ہے جو دونوں رخساروں اور تھوڑی پر اگنے والے بالوں کو کہتے ہیں.

دیکھیں: لسان العرب (15 / 243).

کانوں کے سوراخ کے برابر اونچی ہڈی پر اگے ہوئے بال داڑھی میں شامل ہیں، اسے اہل لغت اسے العذار یعنی رخسارہ کا نام دیتے ہیں جو کہ جبڑے کا کنارہ ہے اور ان بالوں کو بھی مونڈنا اور اکھاڑنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی داڑھی میں شامل ہوتے ہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

داڑھی اور اللحية سے کیا مراد ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

کانوں کے سوراخ برابر ابھری ہوئی ہڈی سے لیکر چہرے کے آخر تك دارھی کی حد ہے، اور رخساروں پر اگے ہوئے بال بھی داڑھی میں شامل ہیں.

القاموس المحیط میں ہے:

اللحية: شعر الخدين و الذقن . یعنی رخساروں اور تھوڑی کے بال داڑھی ہیں "

دیکھیں: القاموس المحیط (4 / 387).

اس بنا پر جو شخص یہ کہتا ہے کہ: رخساروں پر موجود بال داڑھی میں شامل نہیں ہیں تو اسے اس کی کوئی دلیل پیش کر کے یہ ثابت کرنا ہو گا کہ یہ بال داڑھی میں شامل نہیں.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11) سوال نمبر (49).

شیخ رحمہ اللہ سے یہ سوال بھی کیا گیا:

کیا رخسار بھی داڑھی میں شامل ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

جی ہاں دونوں رخسار بھی داڑی میں شامل ہیں؛ کیونکہ جس لغت میں شریعت آئی ہے اس لغت کا تقاضا بھی یہی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

بلا شبہ یقینا ہم نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے تا کہ تم عقل کرو .

اور ایك مقام پر کچھ اسطرح فرمایا:

اللہ وہ ذات ہے جس نے امی (ان پڑھ) لوگوں میں ایك رسول مبعوث کیا جو انہی میں سے تھا، وہ ان پر اس اللہ کی آیات تلاوت کرتا اور انہیں پاك کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے .

اس سے یہ پتہ چلا کہ قرآن و سنت میں جو کچھ بھی آیا ہے اس سے وہی مراد ہے جو عربی لغت متقاضی ہے، لیکن اگر اس کا کوئی شرعی مدلول ہو تو پھر اسے اس شرعی مدلول پر ہی محمول کیا جائیگا مثلا: الصلاۃ عربی زبان میں دعاء کو کہا جاتا ہے، لیکن شریعت اسلامیہ میں اس سے مراد وہ عبادت مراد ہے جو نماز کے نام سے معروف ہے، اس لیے جب قرآن و سنت میں اس کا ذکر آئے تو اسے شرعی مدلول پر ہی محمول کیا جائیگا الا یہ کہ اگر اس میں کوئی مانع آ جائے.

اس بنا پر داڑھی کے بارہ میں شریعت اسلامیہ نے کوئی خاص شرعی مدلول نہیں بنایا تو اس لیے اسے لغوی مدلول پر محمول کیا جائیگا، اور اللحیہ یا داڑھی لغت عرب میں ان بالوں کو کہا جاتا ہے جو جبڑوں اور رخساروں پر کانوں کے سوراخ کے برابر دوسری طرف کی ہڈی پر اگے ہوتے ہیں.

القاموس میں ہے:

رخساروں اور تھوڑی پر اگے ہوئے بال داڑھی ہیں.

اور اسی طرح فتح الباری میں لکھا ہے کہ:

دونوں رخساروں اور تھوڑی پر اگے ہوئے بالوں کا نام داڑھی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 35) طبع مکتبہ سلفیہ.

اس سے یہ علم ہوا کہ دونوں رخسار داڑھی میں شامل ہیں، اس لیے مؤمن شخص کو چاہیے کہ وہ صبر سے کام لے، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرکے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجروثواب حاصل کرے، اور اگر وہ کسی اجنبی علاقے میں اجنبی ہو تو اس کے لیے (دین پر عمل کرنے والے کے لیے) خوشبختی ہے.

اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حق کی پہچان کے لیے میزان تو کتاب و سنت ہے، اس کا وزن اس کے ساتھ معلوم نہیں ہوتا جس پر لوگ ہوں اور وہ کتاب و سنت کے بھی مخالف ہو.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو حق پر ثابت قدم رکھے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11) سوال نمبر (50).

اور گردن پراگے ہوئے بال داڑھی کی حد میں شامل نہیں، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ حلق کے نیچے والے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: الانصاف (1 / 250).

یہ اس لیے کہ یہ بال داڑھی میں شامل نہیں ہیں.

شیخ محمد السفارینی کہتے ہیں:

الاقناع میں ہے کہ: معتمد مذہب یہ ہے کہ حلق کے نیچے والے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب (1 / 433).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9037) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .